بسم اللہ الرحمن الرحیم

بیوی کے منہ میں نوالہ ڈالنے پر بھی اجر ہے حدیث پاک کی وضاحت

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

حدیث پاک میں فرمایا گیا کہ بیوی کو کھلانے پر صدقے کا اجر ہے، تو اس کھلانے سے کیا مراد ہے؟ بیوی کو اپنے ہاتھ سے کھلانا ہے یا کمائی کر کے بیوی کو لا کر دینا ہے، رہنمائی فرمائیں۔

جواب

اس حدیث پاک میں بیوی کو کھلانے سے مراد ہر وہ خرچ ہے جو شوہر اپنی بیوی پر کرتا ہے، چاہے اپنے ہاتھ سے اس کے منہ میں لقمہ ڈالنا ہو، یا اس کے علاوہ کسی اور طریقے سے اس پر خرچ کرنا ہو، کیونکہ اس حدیث کا مقصود یہ ہے کہ انسان کے ہر خرچ یا عمل کا ثواب اس کی نیت کے مطابق ملتا ہے، اور بیوی پر خرچ کرنا بھی عبادت ہے، بشرطیکہ یہ خرچ اللہ کی رضا کے لیے ہو، یہاں تک کہ بیوی کو نوالہ کھلانا کہ جو عموماً محبت کے لیے ہوتا ہے اور بظاہر کوئی نیکی کا عمل نہیں سمجھا جاتا لیکن یہ بھی اگر نیتِ خیر سے کیا جائے تو اس پر اجر ملے گا۔

صحیح البخاری میں ہے"أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: إنك لن تنفق نفقة تبتغي بها وجه الله إلا أجرت عليها، حتى ما تجعل في فم امرأتك"ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں اس خرچ پر ضرور اجر دیا جائے گا جس سے تمہارا مقصد اللہ کی رضا کا حصول ہو حتی کہ اس لقمے پر بھی جو تم اپنی بیوی کے منہ میں ڈالو۔ (صحیح البخاری، صفحہ 26، حدیث: 56، دارالکتب العلمیۃ، بیروت)

منتقی شرح موطا میں ہے" وقوله: "وإنك لن تنفق نفقة تبتغي بها وجه الله إلا أجرت بها حتى ما تجعل في في امرأتك" يقتضي أن النفقة إذا أريد بها وجه الله والتعفف والتستر وأداء الحق والإحسان إلى الأهل وعونهم بذلك على الخير من أعمال البر التي يؤجر بها المنفق وإن كان ما يطعمه امرأته، وإن كان غالب الحال أن إنفاق الإنسان على أهله لا يهمله ولا يضيعه ولا يسعى إلا له مع كون الكثير منه واجبا عليه"ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان: "اور تم اللہ کی رضا حاصل کرنے کی نیت سے جو بھی خرچ کرو گے، اس پر تمہیں ضرور اجر دیا جائے گا، یہاں تک کہ وہ نوالہ بھی جو تم اپنی بیوی کے منہ میں ڈالتے ہو" اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ جب خرچ کرنے سے اللہ تعالی کی رضا مقصود ہو، پاک دامنی اختیار کرنا، ستر پوشی، حق کی ادائیگی، اہلِ خانہ کے ساتھ حسنِ سلوک اور انہیں اس خرچ کے ذریعے نیکی کے کاموں پر مدد دینا مقصود ہو، تو یہ سب نیک اعمال میں شمار ہوتا ہے، جن پر خرچ کرنے والے کو اجر ملتا ہے، اگرچہ وہ خرچ اپنی بیوی کو کھلانے ہی کی صورت میں ہو۔ حالانکہ عام طور پر انسان کا اپنے اہلِ خانہ پر خرچ کرنا

اس لیے ہوتا ہے کہ وہ انہیں نظر انداز نہ کرے، ضائع نہ کرے، اور وہ اپنی محنت و کوشش انہی کے لیے کرتا ہے، اس کے باوجود کہ اس میں سے بہت سا خرچ اس پر شرعاً واجب بھی ہوتا ہے۔ (المنتقی شرح الموطا، جلد6، صفحہ158، مطبعۃ السعادۃ، مصر)

مرقاۃ المفاتیح میں ہے"والمعنى أن المنفق لابتغاء رضاه تعالى يؤجر، وإن كان محل الإنفاق محل الشهوة وحظ النفس، لأن الأعمال بالنيات، ونية المؤمن خير من عمله۔۔۔ وفيه استحباب الإنفاق في وجوه الخير، وأنه إنما يثاب على عمله بنيته، وأن الإنفاق على العيال يثاب عليه إذا قصد به وجه الله تعالى، وأن المباح إذا قصد به وجه الله صار طاعة، فإن زوجة الإنسان من أحظ حظوظه الدنيوية وشهواتها وملاذها المباحة، ووضع اللقمة في فيها إنما يكون في العادة عند الملاعبة والملاطفة، وهي أبعد الأشياء عن الطاعة وأمور الآخرة، ومع هذا فأخبر النبي - صلى الله عليه وسلم - أنه إذا قصد به وجه الله تعالى حصل له الأجر، فغير هذه الحالة أولى بحصول الأجر"ترجمہ: اس کا معنی یہ ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی نیت سے خرچ کرتا ہے، وہ ضرور اجر پاتا ہے، اگرچہ خرچ کرنے کی جگہ ایسی ہو جہاں نفسانی خواہش اور ذاتی لذت کا پہلو موجود ہو؛ کیونکہ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے، اور مؤمن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہوتی ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نیکی کے کاموں میں خرچ کرنا مستحب ہے، اور یہ کہ انسان کو اپنے عمل کا ثواب نیت کے مطابق ہی ملتا ہے۔ اور یہ کہ اہل و عیال پر خرچ کرنا اگر اللہ تعالیٰ کی رضا کی نیت سے ہو تو اس پر بھی اجر دیا جاتا ہے، اور یہ کہ مباح کام بھی جب اللہ کی رضا کے لیے کیا جائے تو عبادت بن جاتا ہے؛ کیونکہ انسان کی بیوی اس کے دنیاوی حصوں، جائز خواہشات اور حلال لذتوں میں سے سب سے بڑی ہوتی ہے، اور اس کے منہ میں نوالہ رکھنا عموماً محبت، دل لگی اور باہمی اُنس و الفت کے موقع پر ہوتا ہے، اور یہ حالت اطاعت اور امورِ آخرت سے بظاہر سب سے زیادہ دور سمجھی جاتی ہے؛ اس کے باوجود نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے خبر دی کہ اگر اس عمل میں بھی اللہ تعالیٰ کی رضا مقصود ہو تو اجر حاصل ہوتا ہے۔ پس جب اس جیسی حالت میں بھی ثواب ملتا ہے، تو اس کے علاوہ دیگر اعمال میں اللہ کی رضا کی نیت کرنے پر بدرجہ اولیٰ ثواب ملے گا۔

(مرقاۃ المفاتیح، جلد5، صفحہ2036، 2037، مطبوعہ: بیروت)

مراۃ المناجیح میں ہے"(بیوی کے منہ میں لقمہ دینے پر بھی ثواب ہے یعنی) اسے کما کر کھلاتا ہے جب کہ ادائے سنت کی نیت سے ہو۔ اس سے معلوم ہوا کہ نیت خیر سے مباح کام ثواب ہو جاتے ہیں اور عادات عبادات بن جاتی ہیں، عالم کا سونا بھی عبادت ہے۔"(مراۃ المناجیح، جلد2، صفحہ505، نعیمی کتب خانہ، گجرات)

مزید اسی میں ہے"اللہ کی راہ میں خرچ کرنا باعث ثواب ہے۔ جب مباح میں نیت خیر کرلی جائے تو مستحب بن جاتا ہے، مؤمن کی نیت عمل سے افضل ہے، دیکھو بیوی کے منہ میں لقمہ دینا خوشی و محبت کے وقت ہوتا ہے جس میں عبادت کا احتمال بھی نہیں مگر اس پر بھی رب کا وعدہ ہے۔"(مراۃ المناجیح، جلد4، صفحہ382، نعیمی کتب خانہ، گجرات)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد شفیق عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-4610

تاریخ اجراء: 16 رجب المرجب 1447ھ/06 جنوری 2026ء